انیسویں صدی کے اخبار وجرائد ــــ اجمالی جائزہ

ڈاکٹر عطاء الرحمٰن میو

Dr. Atta-ur-Rehman Meo

Assistant Professor, Department of Urdu,
Government M.A.O. College, Lahore.

Abstract:

Urdu newspapers have basic role to educate the people of nineteenth century as well as to enhance coordination between government and the society of sub continent. These newspapers awakened the people and the government for the sake of good governance and obedience. Urdu language also enriched by the efforts of the editors. These newspapers have important role in the awareness and education of the people at that time. This article looks into the subject.

انیسویں صدی اردو زبان کی ترقی وترویج کے اعتبار سے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اٹھارہویں صدی کے آخر میں اردو زبان کے فروغ کے لیے جو کاوشیں کی گئیں۔ ان کے نتیجے میں فورٹ ولیم کالج اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ کوہ گراں بن کر ابھرا۔ دلی کالج بھی ان مساعی میں پیچھے نہ رہا۔ انیسویں صدی کے وسط تک مشاہیرِ علم وادب نے اپنی بساط کے مطابق اردو زبان کا چراغ روشن کرنے کی سعی کی۔

1835ء میں فارسی کی جگہ اردو کی اعلیٰ پیمانے پر سرپرستی نے اسے بگٹٹ دوڑنا سکھایا۔ خطوط غالب نے اسے سادہ، رواں اور بے تکلفانہ اسلوب عطا کیا۔ سرسید احمد خان نے اردو کو جو ایڑ لگائی پھر اسے کہیں قرار نہ آیا اور اردو زبان خوب سے خوب تر کی تلاش میں محوِ سفر رہی ہے اور رہے گی۔

اردو زبان کو خوبصورتی، بانکپن، رنگینیٔ طبع، لطافت، چومکھی لڑنا سہل انداز میں اظہار مدعا کرنا، رمز وایمائیت کی آڑ میں دل کے پھپھولے پھوڑنا، غمز وعشوہ تو پہلے ہی اردو شعرا نے سکھا دیا تھا لیکن اس دور کے اخبار وجرائد بھی اس کے قصیدے پڑھنے میں کسی سے پیچھے نہ رہے اور یوں اردو زبان اس صدی میں بڑے فخر وانبساط کے ساتھ دوسری زبانوں کے ہم پلہ نظر آتی ہے۔ اس دور میں نکلنے والے اخبار و جرائد کے محاسن گنوانا مقصود نہیں بلکہ یہ جرائد کن مقاصد کو لے کر آسمان صحافت پر طلوع ہوئے۔ پہلا

سائنس کب، کہاں اور کس کے زیر سایہ لیا، زیر نظر مضمون میں یہی احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اخبار آفتاب عالم تاب، لاہور:

یہ اخبار 6 مارچ 1885ء کو منظر عام پر آیا۔ 16 صفحات کی تقطیع پر مبنی یہ ہفتہ وار اخبار تھا۔ دیوان آیا سنگھ اور ان کے پسر دیوان بوٹا سنگھ مہتمم تھے۔(۱)

آفتاب ہند جالندھر:

یہ اخبار جون 1881ء میں جالندھر سے جاری ہوا۔اس کے مالک منشی برکت علی شوکت تھے۔(۲)

انصاف پسند:

یہ ایک ہندو اخبار تھا۔ جو لاہور سے شائع ہوتا تھا۔ اکثر اوقات اس میں چھپنے والی تحریریں مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث بنتی تھیں۔(۳)

اخبار ''پائیس پیپر''، لاہور:

یکم جنوری 1895ء سے اس ہفتہ وار اخبار کا اجرا ہوا۔منشی سالگ رام اس کے مالک تھے۔ لاہور کے مطبع اروڑبنس سے شائع ہوتا تھا۔اس کے موضوعات میں ملکی و غیر ملکی خبریں اور علمی و سیاسی مضامین شامل تھے۔اخبار ملکی نامہ بر، اخبار پاٹے خان، اخبار پولیٹکل سپاہی لاہور بھی اسی مطبع سے شائع ہوتے تھے۔(۴)

''پنجاب ابزرور'':

یہ انگریزی اخبار 13 جولائی 1895ء کو لاہور سے جاری ہوا۔مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور ان کے حقوق کی حفاظت اس کے مقاصد تھے۔ پنجاب میں انگریزی اخباروں میں مسلمانوں کا حصہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ چنانچہ اخبار مذکورہ کے مسلمان مالک نے پنجاب میں مسلمانوں پر بلاوجہ لگائے جانے والے الزامات کی تردید کرنے اور انہیں سیاسی و شعوری طور پر بیدار کرنے میں نمایاں حصہ لیا۔اخبار کے ایڈیٹر مسٹر والس تھے۔ جو اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ سے وابستہ رہ چکے تھے۔اخبار کا حجم 'Morning Post' کے برابر تھا۔ بارہ صفحات میں سے چار صفحات اشتہارات کے لیے مخصوص تھے۔(۵)

''تجارت گزٹ'':

یہ ہندوستان بھر میں اپنی طرز کا نرالا پرچہ اردو زبان میں جولائی 1889ء سے باہتمام مولوی محمد فضل الدین، پروپرائٹر، اخبار دہلی پنچ اور ملکی خبر، دفتر دہلی پنچ پریس لاہور سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ جو نہایت خوشخطی اور صفائی چھاپہ سے عمدہ ڈمی کاغذ پر مہینے میں دو بار یکم اور 15 تاریخ کو تین تین

ہزار کاپی طبع ہوکر ہندوستان کے ہرایک صدر مقام ہرایک والی ریاست، ہرایک کمپنی و کمیٹی، ہرایک معزز تاجروغیرہ وغیرہ میں مفت بلا قیمت بھیجا جاتا ہے۔اس میں ولایت اور ہندستان کے نامی گرامی تاجروں، ڈاکٹروں اور ہر قسم کی اہل صنعت وحرفت کی اشیا وادویات کے اشتہارات بڑی خوش اسلوبی اور صحت پتہ سے درج ہوتے ہیں۔ یہ گزٹ کیا ہے گویا دنیا بھر کی عجائبات اور ہر قسم کی اہل صنعت وحرفت کی معلومات کا بے نظیر آئینہ ہے۔اگرچہ اہل تجارت اور صنعت وحرفت کی اشیا کی مشہوری بذریعہ اخبارات بھی ہوسکتی تھی مگر اہل یورپ کے تاجروں اور صناعوں کی بضاعت کی شہرت صرف انگریزی زبان کے اخبارات پر منحصر تھی۔جس کو ہندوستانیوں میں سے فیصدی پانچ آدمی بھی نہیں سمجھ سکتے تھے اور اس حساب سے گویا یہاں کے لوگ سو میں سے پچانوے آدمی یورپ کی مفید وکارآمد اشیاء سے محض نابلد اور بے خبر رہتے تھے اور یہ ان کی ترقی تجارت میں ایک بڑا بھاری نقصان تھا۔جس کو ہمارے قدیمی مہربان مولوی صاحب ممدوح نے اپنی خداداد ذہانت ولیاقت سے ایسی خوبی وعمدگی سے رفع کیا ہے کہ اس کی حالت منتظرہ باقی نہیں رہنے دی۔جس سے ہم کو یقین ہے کہ یہاں کے لوگ اور دنیا بھر کے تجارت پیشہ اور اہم صنعت وحرفت اس عدیم النظیر گزٹ کو ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر تہہ دل سے اس کی قدر کریں گے اور اس کو اپنے کاروبار کی ترقی کا ایک اعلیٰ ذریعہ ووسیلہ سمجھ کر وقتاً فوقتاً اپنے اپنے کارخانہ کے اشتہارات مشتہر کرانے سے اس گزٹ کی امداد میں دریغ نہ فرماویں گے۔جس کی اجرت اشتہارات بلحاظ اس کی خوبیوں کے بہت تھوڑی ہے۔(۶)

تہذیب نسواں:

تہذیب نسواں کے نام سے جو ایک چھوٹا سا پاکیزہ اخبار جمعہ کے جمعہ ایک شریف بی بی کی ایڈیٹری میں لڑکیوں کی اخلاقی، تمدنی، صلاح واصلاح کی غرض سے نکلتا ہے۔اس کا ہرایک نمبر اس کی روز افروں ترقی اور مقبولیت پر دلالت کرتا ہے اس میں شک نہیں کہ اس ہونہار پرچہ نے بڑی بھاری ضرورت کو پورا کرنے کا ذمہ اٹھایا ہے جس میں اسے خاطرخواہ کامیابی ہورہی ہے اور ہوگی۔پچھلے دو پرچوں (20 ستمبر اور 7 اکتوبر 1898ء) میں دو مضمونوں 'دودھ بڑھائی اور دولڑکیوں کی کہانی' اس قابلیت سے لکھے گئے ہیں کہ وہ یقیناً ملک وقوم کی عورتوں اور لڑکیوں کو تہہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں اور پبلک سے بڑے زور کے ساتھ سفارش کرتے ہیں کہ اس گوہر بے بہا کی دل سے قدر کریں۔(۷)

دہلی پنچ لاہور:

یہ ظریف اخبار لاہور سے شائع ہوا۔سہ ماہی تھا اس کے مقاصد درج ذیل تھے:

1۔رعایا اور گورنمنٹ کی دوستی کا دم بھرنا۔

2۔ظریفانہ اشعار سے گورنمنٹ اور ملک کو بیدار کرنا۔

3۔اُردو زبان کی ثروت میں اضافہ کرنا۔
منشی حسین علی فرحت دہلوی اور منشی اللہ دین اس اخبار کے مہتمم تھے۔(۸)

''اخبار ریفارمر''، فارسی اخبار لاہور:

یہ دونوں مطبع شمس الہند لاہور سے شائع ہوتے تھے۔محمد شمس الدین شائق پروپرائٹر اور ایڈیٹر تھے۔اخبار ریفارمر اردو زبان مین ہفتہ وار چھپتا تھا۔ بڑی تقطیع کے دس صفحات کے اس اخبار میں پولیٹکل وسوشل اخبارات پر دیار و امصار متعلقہ جنگ و جدال و سوانح روزگار ایسے موضوعات پر خوبصورت تحریریں ہوتی تھیں جبکہ فارسی اخبار ہفتہ وار آٹھ صفحات پر سلیس اور عام فہم فارسی میں چھپتا تھا۔اس میں مضامین علمی و عملی، اخبارات جنگی وملکی وتراجم اخبارات، انگریزی و دیسی اصطلاحات ومحاورات فارسی میں درج ہوتے تھے۔جو پرائمری کے طلبا سے لے کر مڈل، انٹرنس، ایف اے اور بی اے کے طلبا کے لیے مفید تھے۔یہ دونوں اخبار مئی 1885 میں جاری ہوئے۔(۱۰)

''زبدۃ الاخبار''، لاہور:

یہ اردو اخبار مارچ 1895ء میں لاہور سے جاری ہوا۔چھوٹی تقطیع کے آٹھ صفحات کا اخبار تھا۔دلچسپ مضامین، مفید خبریں اور کارآمد معلومات اس کی زینت بنتی تھیں۔سالانہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ تھی۔معاصر اخبار چودھویں صدی لکھتا ہے کہ'اردو اخباروں میں بھی انٹرپرائز کا زمانہ آگیا ہے۔ زبدۃ الاخبار تمام اعلیٰ خوبیوں سے متصف ہے۔(۱۰)

''سراج الاخبار''، جہلم:

یہ ہفتہ وار اخبار جنوری 1885ء سے جہلم سے جاری ہوا۔فقیر محمد مالک مطبع سراج المطابع واقع جہلم اس کے مہتمم تھے۔اخبار کے مقاصد درج ذیل تھے:

1۔رعایا کی تکالیف کو گورنمنٹ کے سامنے پیش کرنا اور گورنمنٹ کو خیر خواہی کی صلاح دینا۔
2۔ترقی ملک اور رفاہ قوم کے طریقے بتانا۔
3۔اہل حقوق کو اپنے حق پہچاننے کی طرف مائل کرنا اور طرز تمدن اور معاشرت سے قوم کو آگاہ کرنا۔
4۔اتفاق اور ہمدردی کے فوائد بتلانا۔
5۔علاوہ اپنے ملک ہند کے ممالک غیر خصوصاً یورپ کے گونا گوں حالات اور وہاں کی تربیت یافتہ اقوام کے کوائف سے آگاہ کرنا۔(۱۱)

اخبار ''سن'':

جولائی 1895ء میں یہ انگریزی اخبار پیسہ اخبار کے مالکان نے لاہور سے جاری کیا۔ اس کے مقاصد میں مسلمانوں کے حقوق کی بازگشت نمایاں تھی۔(۱۲)

''سول وملٹری گزٹ'' لاہور:

یہ ہفتہ وار پرچہ لاہور سے یکم جولائی 1881ء کو جاری ہوا۔ اس کی اشاعت میں ایڈیٹوریل، آرٹیکلز، خبریں اور اشتہارات شامل ہوتے تھے۔(۱۳)

''سیزن گزٹ''، شملہ:

یہ اخبار جنوری 1894ء سے شملہ کے مقام سے جاری ہوا۔ سید احمد دہلوی اس کے پروپرائٹر اور ایڈیٹر تھے۔ یہ اردو اخبار انگریزی ماہ کی پہلی، آٹھویں، پندرھویں اور تیئیسویں تاریخ کو نکلتا تھا۔ اخبار کے درج ذیل مقاصد مشتہر کیے گیے:

1۔ گورنمنٹ کو لوگوں کے صحیح حالات سے آگاہ کرنا

2۔ گورنمنٹ کے منشا و مقاصد سے لوگوں کو روشناس کرانا۔

3۔ حاکم و محکوم میں ارتباط، تہذیب و بہبودی اور باہمی خلوص واتحاد کی بنیاد استحکام پائے، علم و ہنر، صنعت و حرفت، زراعت و تجارت اور مستورات کی تعلیم میں افزائش ہو۔

4۔ دیسی ریاستوں کے خیر خواہانہ حالات درج کرنا۔

5۔ ہندوستانی جاگیرداروں اور رئیسوں کے مقدمات اور اُن کے فیصلوں کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرانا۔

6۔ ملکی مصنوعات کی تشہیر کرنا۔

تحریروں کی اشاعت کے حوالہ سے بھی اس کے مقاصد ارفع و اعلی تھے۔ اخبار مذکورہ نے درج ذیل اشاعتی پالیسی اپنائی:

1۔ اردو زبان دانی، نکات اس کے اصول اور قواعد وغیرہ پر بحث، زبان کی فلاسفی پر مضامین اور دیسی زبانوں کی ترقی میں کوشش۔

2۔ علمی، اخلاقی، تمدنی، صنعتی و ملکی آرٹیکل۔

3۔ نئے نئے علمی تجربے وایجاد۔

4۔ غور طلب و رفاہ عام امور پر اپنی اور اہلِ ملک کی رائے اور جلد گوش گزار کرنے والے معاملات کا بطور ایکسڑا انگریزی ترجمہ۔

5۔ انگریزی اور دیسی اخباروں کی رائے کا موازنہ۔

6۔ کتب مروجہ مدارس وتصانیف جدیدہ کے عیب صواب پر نظر۔
7۔ تعلیم وطریقہ تعلیم مدارس، اخلاق ولیاقت، مدرسین پر بنظر بہبودی طلبا وسررشتہ تعلیم مدعیانہ اعتراض۔
8۔ انگریزوں اور ہندوستانیوں کا موجودہ برتاؤ اوراس کی اصلاح کی خیر خواہانہ صلاح۔
9۔ ترقی زراعت کی تدبیریں وترغیب، زمینداروں کے حقوق، نیز ان کی فریاد حکام کے روبرواوران کی رعایا کی دادخواہی خاص انھیں کی خدمت میں۔
10۔ ہندوستان کی اندرونی کیفیت، جسے ہماری گورنمنٹ رعایا سے عام میل جول نہ رکھنے اورمل جل کرایک ہی آبادی میں پاس پاس نہ رہنا کے باعث خودنہیں جان سکتی۔
11۔ جدید وقدیم قوانین کا ملک اوراہل ملک پر اثر۔
12۔ ہمارے زمانہ کے علما اورفضلا کے طبع زادمضامین۔
13۔ نرخنامہ ہرشہرودیار۔
14۔ عہدہ ہائے سرکاری اورریاستہائے دیسی کی اطلاع۔
15۔ ہرشہر کی مشہورونامی قابل تجارت اشیا کا ذکر
16۔ ہرفن کے قدیم وجدید ماہروں، نامور عالموں، مصنفوں، فاضلوں، موجدوں اور شاعروں کا تذکرہ۔
17۔ انگریزی، فارسی، عربی، ترکی اخباروں کا ترجمہ، اردواخباروں کا انتخاب، خطوط اور خاص نامہ نگاروں کی مرسلہ خبریں۔
18۔ سیروسیاحت، امصارودیار، محققانہ سفرنامے اور ہر مذہب کے ریفارمروں کے بڑے بڑے کارنامے۔
19۔ مختلف قوموں کے رسم ورواج اورتاریخی حالات
20۔ میونسپل کمیٹیوں کی اندھا دھند بیبا کانہ کارروائیوں پر گورنمنٹ کے ملاحظہ کے واسطے آزادانہ نکتہ چینی۔
21۔ ممبروں کے انتخاب کے موقع پر باشندگان شہر کے منشا دلی کے موافق اپنی رائے اور ممبروں کی ذاتی لیاقت کا اظہار۔
22۔ دیسی ریاستوں میں جو یورپین یایوروشیئن کی ملازمت سے مالی اورانتظامی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اس کا پوست کندہ ذکراور گورنمنٹ عادل سے انسداد کی درخواست۔
23۔ مفید ملک اور مذہب اشتہارات
24۔ تعلیم نسواں، سلیقہ خانہ داری، ترتیب اطفال کے متعلق مضامین پر بطور ضمیمہ اخبار النسا

کے نام سے ایک دوسرے پرچہ کا شمول، جس میں مفید مستورات، قصص و حکایات بھی درج ہوا کریں گی۔(۱۴)

''اخبار صحیفہ قدسی'' دہلی:

16 صفحات پر مبنی یہ اخبار 19 فروری 1885ء کو دہلی سے جاری ہوا۔ مطبع قدوسی دہلی میں چھپتا تھا۔ محمد عبدالقدوس و غلام حسنین اخبار کے مہتمم تھے۔ اخبار کے موضوعات میں معمولی تار برقی، کارسپنڈنس، گورنمنٹ گزٹ، منقولات، مراسلات، مسائل پولیٹکل مورال کریکٹر کے علاوہ عام اخبارات ورسالہ کے غور طلب نوٹوں پر مودّ بانہ اور مہذبانہ ریویو لکھنا اور طرح طرح کے ریمارکس شامل ہیں۔(۱۵)

''اخبار طوطی ہند'' میرٹھ:

یہ اخبار میرٹھ سے مہینے میں چار مرتبہ یعنی ہفتہ وار نکلتا تھا۔ اعلیٰ سفید کاغذ 26-20 پر شائع ہوتا تھا۔ صفحات کی تعداد 12 تھی۔ یہ اخبار ملک کا دوست، قوم کا وکیل اور گورنمنٹ کا صادق مشیر تھا۔ مضامین اعلیٰ درجے کے ہوتے تھے۔ پولیٹکل، سوشل، کمرشل، لاجیکل اور مورل ایسے موضوعات اس کا خزانہ تھے۔ اس کے ایڈیٹر اور پروپرائٹر منشی سید محمد سجاد حسین ریحانی رئیس میرٹھ تھے۔(۱۶)

اخبار ''غمخوار ہند'' لاہور:

یہ ہفتہ وار اخبار 1885ء کے اوائل میں لاہور سے جاری ہوا۔ پنڈت مہاراج کشن غمخوار اس کے مالک تھے۔ قومی حقوق، گورنمنٹ کے منصف اور عادلانہ خیالات اور اضلاع ڈیرہ جات اور سرحد سے متعلق حالات شائع ہوتے تھے۔(۱۷)

اخبار فتح المبین:

ستمبر 1897ء میں یہ اخبار لاہور سے جاری ہوا۔ اس کے مالک اور ایڈیٹر مرزا علی حسین تھے جو پہلے بھی کئی اخباروں سے وابستہ رہ چکے تھے۔(۱۸)

اخبار ''گلدستہ''، بنارس:

یہ اخبار یکم جولائی 1881ء کو بنارس سے جاری ہوا۔ اس میں ظریفانہ مضامین اور اخبار لطیف شائع ہوتی تھیں۔ سالانہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ تھی۔(۱۹)

''مُلا دو پیازہ''، لاہور:

یہ ظریف اخبار 5 جنوری 1885ء کو لاہور سے جاری ہوا۔ یہ ہفتہ وار اخبار ہر دوشنبہ کو شائع ہوتا تھا۔ اس کی تقطیع 20-26/8 تھی۔ حسبِ ضرورت چار صفحات کا ضمیمہ بھی شامل ہوتا تھا۔ اس کے

مالک سابق مہتمم دہلی پنچ لاہور الہٰ دین تھے۔اس کی سالانہ عام قیمت ایک روپیہ اور تیرہ آنہ محصول ڈاک تھے۔(۲۰)

''اخبار ناظم الھند''، لاہور:

سید محمد ناظر حسین ناظم اخبار کے مالک تھے۔انہوں نے جولائی 1885ء کے پہلے ہفتے میں اخبار کا اجرا کیا۔ مطبع ناظم الہند لاہور انارکلی سے شائع ہوتا تھا۔ یہ ایک آزاد اخبار تھا۔جس کے موضوعات میں لطیفہ گوئی، ظرافت پیری وقصص خوانی، قومی ہمدردی، تواریخ دانی اور ملکی و غیر ملکی خبریں شامل تھیں۔ اخبار کے اجراء کے وقت اس بات پر زور دیا گیا کہ:

> ''ہم نے اس پرچہ کا اجرأ فقط اس لیے کیا ہے کہ جواب اعتراضاتِ ناجائز معترضان گورنمنٹ عالیہ سفیر گورنمنٹ کے ذیل میں بدلائل عقلی ونقلی لکھا کریں بلکہ بہ تمام کوشش وجدوجہد خیر خواہی حضور قیصرۂ ہند کو اپنا فرض سمجھیں۔''(۲۱)

''وکٹوریا پیپر''، سیالکوٹ:

منشی گیان چند اخبار کے مہتمم تھے۔ یہ اخبار سیالکوٹ سے جاری ہوا۔ ہفتہ میں دو بار چھپتا تھا۔ سالانہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ تھی۔ اس میں دنیا بھر کی خبریں، پندونصائح اور ظرافت انگیز مضامین مندرج ہوتے تھے۔(۲۲)

ہندو ایڈوکیٹ:

جون 1896ء میں اس اخبار کا اجراء ہوا اس کی بنیاد مسلم دشمنی پر رکھی گئی۔مسلمانوں اور مسلم امہ کے خلاف زہر اگلنا اس کی پالیسی تھی۔حتیٰ کہ انگریزی حکام بھی اس کی بہتان تراشی سے نہ بچ سکے۔

علاوہ ازیں منشی سجاد حسین کے اخبار ''اودھ پنچ'' کی تتبع میں بہت سے ظریف اخبار بھی میدان میں آئے۔جنھوں نے اپنے ظریفانہ اسلوب سے قارئین کی طبع ظرافت کے لیے نت نئے شگوفے چھوڑ کر حزن ویاس کی کیفیت کو پر مزاح لطافت فراہم کی۔ان میں سے کچھ نام یہ ہیں:

یہ تینوں اخبار 1885ء کے آخر میں منظر عام پر آئے۔سید جواد شاہ اخبار ''ملکی نامہ بر'' کے مہتمم تھے۔منشی عبدالرحمٰن اخبار ''پاٹے خان'' کے ایڈیٹر ومہتمم تھے جبکہ اخبار ''پولیٹکل سپاہی'' دہلی پنچ کے ضمیمہ کے طور پر سامنے آیا۔جنوری 1886 کے اوائل میں۔(۲۳)

ان اخباروں نے جہاں صحافت کی ترقی وترویج کے لیے نئی راہیں سجھائیں۔ وہاں اپنے دور کے سیاسی ومعاشرتی مسائل کو احسن طریقے سے پیش کر کے ان کے سلجھاؤ کے لیے بھی حکومت وقت کو گرانقدر مشوروں سے نوازا۔ یہ الگ بات ہے کہ بیشتر اخبارات کی پالیسی انگریز نوازی پر مبنی رہی اور وہ اپنے صفحات میں رعیت کے مسائل بیان کرنے کی بجائے حکومتی کارناموں کی تعریف وتوصیف میں جُتے

رہے لیکن کچھ اخبارات ایسے بھی ہیں جنھوں نے حکومت وقت کو ان کے اعمال کا آئینہ دکھانے کی کوشش کی اور اس جرم ضعیفی کا انہیں خمیازہ بھی بھگتنا پڑا۔اس کے باوجود ان اخبارات کا سب سے اہم کارنامہ یہ ہے کہ ان کے ذریعے سے اردو زبان کو ایک نیا پیکر عطا ہوا۔جس پیکر سے اردو ادب کے نئے سوتے پھوٹے اور اردو زبان نے مختلف اصناف ادب کی ثروت کے لیے اپنا دامن وا کر دیا اور دیکھتے دیکھتے ہی اردو منزل بمنزل اپنا سفر طے کرتے ہوئے قدر و منزلت کی ان حدوں کو چھونے لگی۔جس کا انیسویں صدی کے شروع میں تصور بھی محال تھا۔1835ء میں اگر فارسی زبان پر قدغن نہ لگتی تو اردو زبان خصوصاً اردو کا نثری سرمایہ شاید ہی اس قدر وقعت حاصل کر پاتا۔اردو کے نثری سرمائے کو اخبارات کے ساتھ ساتھ اس دور کے رسائل و جرائد نے بھی ثروت عطا کی۔ذیل میں چند رسائل کا تعارف پیش خدمت ہے:

رسالہ ''حمایت النسا'':

دہلی سے یہ رسالہ شائع ہوا۔اس کی ایڈیٹر فرحت جان بیگم تھیں۔اس رسالہ میں عورتوں کی حمایت، مردوں کے ظلم و ستم اور بدسلوکیوں کا ذکر کر کے مردوں کو عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تلقین کی گئی تھی۔نیز اس میں عورتوں کو علم و ہنر سیکھنے کی ترغیب دی گئی تھی۔رسالہ کی زبان انتہائی سادہ اور عام فہم تھی۔(۲۴)

''رفیق نوجوانان'':

منشی احمد حسین فرید آبادی جو اسلامیہ ہائی سکول راولپنڈی کے مدرس تھے۔انہوں نے طلبا کی رہنمائی کے لیے یہ رسالہ نکالا۔رسالہ میں تیس کے قریب مضامین شامل تھے۔اپریل 1898ء میں اُس کی پہلی اشاعت سامنے آئی۔(۲۵)

''شریف بیبیاں'':

اپریل 1895ء میں پیسہ اخبار کے ایڈیٹر منشی محبوب عالم نے عورتوں اور لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کی غرض سے یہ ماہور رسالہ لاہور سے جاری کیا۔اس میں اخلاقی مضامین، تعلیم و تربیت، دستکاری، سوانحی حالات، امور خانہ داری، دسترخوان، تربیت اطفال، علمی معلومات، زنانہ بہادری کی مثالیں اور ملکی و غیر ملکی واقعات مندرج ہوتے تھے۔(۲۶)

''معارف'':

یکم جولائی 1898ء کو مذکورہ علمی رسالہ علی گڑھ سے منظر عام پر آیا۔حاجی محمد اسماعیل خاں رئیس علی گڑھ رسالہ کے ایڈیٹر اور مولوی وحید الدین سلیم سب ایڈیٹر تھے۔7.5x10 کی تقطیع تھی۔اس میں شامل مضامین کی نوعیت اور اغراض و مقاصد درج ذیل تھے:

1۔مسلمانوں کے ملکی حقوق کی حمایت اوران کی راہنمائی کے متعلق پولیٹکل مضامین۔
2۔ناموران اسلام کی بائیوگرافیز اور سوانح عمریاں
3۔ناموران ہند کی سوانح عمریاں۔
4۔عربی زبان کی قدیم وجدید کتابوں اور رسالوں سے اخذ واستفادہ۔
5۔انگریزی زبان سے ان مضامین کے تراجم جو ہمارے مقاصد کی ترجمانی کریں۔
6۔مذہب اخلاق اور فلسفہ سے متعلق مضامین۔
7۔محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کے استحکام اور مضبوطی اور اہل ملک اور مسلمانوں کے لیے زیادہ موزوں کرنے کی تدابیر پر مباحث۔
8۔اردو زبان کی جدید علمی تصانیف پر ریویو اور اشاعت میں مدد۔
9۔ملک کی زبان میں ذخیرۂ معلومات کو بڑھانا۔
10۔رسالہ میں ایڈیٹروں کے مضامین کے علاوہ دوسرے اہل قلم حضرات کی پذیرائی۔(۲۷)

معارف کی قیمت چار روپیہ سالانہ رکھی گئی۔معارف کا منصۂ شہود پر آنا تھا کہ ہر طرف اس کے معیار کی دھوم مچ گئی۔معاصر جرائد نے خوش آمدید کے کلمات زیبِ قرطاس کیے۔علمی وادبی شخصیات نے خراج تحسین پیش کیا۔ اخبار چودھویں صدی کے ایڈیٹر مولوی سراج الدین یوں گویا ہوئے۔اخبار چودھویں صدی کے مطابق:

> ''معارف جس کو جاری ہوئے ابھی تین مہینے ہی ہو پائے ہیں۔ماشااللہ حیرت ناک ترقی کر رہا ہے۔ جرنلزم کی دنیا مین ہندوستان کا یہ رسالہ واقعی نہایت باوقعت حیثیت رکھتا ہے اور جن قومی وملکی خدمات کا بیڑا اٹھا کر اس سرگرمی کے ساتھ اس نے کام شروع کیا ہے۔ان سے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انشاءاللہ وہ ہمارے قومی لٹریچر میں جان ڈال کر اور ایک نئی روح پھونک کر بہت جلد ہی علمی دنیا میں رسوخ پیدا کرے گا۔''(۲۸)

رسالہ ''مفید ہند'' دہلی:

یہ ماہوار رسالہ دہلی سے شائع ہوتا تھا۔امیر سنگھ رسالہ کے مہتمم تھے۔ رسالہ میں مضامین علمی، مذہبی رسومات کی اصلاح، کتب نو تالیف پر اپنی اور ناظرین کی رائے اور دیسی اخبارات کی خبروں پر نکتہ چینی ایسی چیزیں شائع ہوتی تھیں۔(۲۹)

مذکورہ اخبار و جرائد میں سے بیشتر اپنا وجود کھو چکے ہیں۔ اگر کسی کا وجود باقی بھی ہے تو لائبریری عملہ کی نامناسب دیکھ بھال نے اسے بہت سے جسمانی عوارض میں مبتلا کر رکھا ہے۔ بیشتر محققین جب ان اخبارات سے استفادے کے لیے لائبریریوں کا رخ کرتے ہیں تو انھیں ان کی عدم

دستیابی کے کلمات سننا پڑتے ہیں اور کبھی کوئی اخبار دستیاب ہو بھی تو اس قدر کرم خوردہ اور نحیف و نزار ہوتا ہے کہ ہاتھ لگاتے ہی آپ سے اپنی سلامتی کی فریاد کرنے لگتا ہے۔ بہت سے پرانے اخبار و جرائد ہمارے محققین کی ذاتی لائبریریوں کی زینت بڑھانے کا باعث ہیں۔ جہاں سے بہت کم سکالرز ہی ان سے فیض اٹھا پاتے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت اس نایاب سرمائے کو مناسب معاوضے کے عوض محققین سے خرید کر ان کی نگہداشت کا معقول انتظام کرے تا کہ ریسرچ سکالرز ان سے استفادہ کر سکیں اور یہ نادر و نایاب سرمایہ ضائع ہونے سے بچ سکے۔

حوالہ جات

۱۔ اخبار رفیق ہند، لاہور: جلد ا، نمبر ۲، مطبوعہ ۱۴/ فروری ۱۸۸۵ء، ص: ۱۶

۲۔ اخبار سفیر ہند، امرتسر: جلد ۸، نمبر ۲۶، مطبوعہ ۲۵/ جون ۱۸۸۱ء ص ۳۴۸

۳۔ اخبار چودھویں صدی، راولپنڈی: جلد ۴، نمبر ۳۰، مطبوعہ، ۸/ اکتوبر ۱۸۹۸ء، ص: ۴

۴۔ اخبار پنجاب سماچار، لاہور، جلد ۵، نمبر ۵، مطبوعہ، ۲۷/ جنوری ۱۸۹۵ء، ص: ۶

۵۔ اخبار چودھویں صدی، راولپنڈی، جلد ا، نمبر ۲۱، مطبوعہ، یکم اگست ۱۸۹۵ء، ص: ۳

۶۔ سراج الاخبار جہلم: جلد ۶، نمبر ۲۲، مطبوعہ، ۲ جون ۱۸۹۰ء، ص: ۶

۷۔ اخبار چودھویں صدی، راولپنڈی، جلد ۴، نمبر ۳۱، ۱۵/ اکتوبر ۱۸۹۸ء، ص: ۴

۸۔ اخبار سفیر ہند، امرتسر، جلد ۸، نمبر ۱۷، ۲۳/ اپریل ۱۸۸۱ء، ص: ۲۳۰

۹۔ اخبار رفیق ہند، لاہور: جلد ۲، نمبر ۲۳، ۶ جون ۱۸۸۵ء، ص ۱۷، ۱۸

۱۰۔ اخبار چودھویں صدی، راولپنڈی، جلد ا، نمبر ۱۳، یکم جون ۱۸۹۵ء، ص: ۲

۱۱۔ رفیق ہند، لاہور، جلد ا، نمبر ۵۰، ۲۰/ دسمبر ۱۸۸۴ء، ص: ۱۴

۱۲۔ اخبار چودھویں صدی، راولپنڈی، جلد ا، شمارہ نمبر ۲۱، یکم اگست ۱۸۹۵ء، ص: ۳

۱۳۔ اخبار سفیر ہند، امرتسر، جلد ۸، نمبر ۲۶، ۲۵/ جون ۱۸۸۱ء، ص: ۳۵۱

۱۴۔ اخبار چودھویں صدی، راولپنڈی، جلد ۲، نمبر ۴، یکم فروری ۱۸۹۶ء، ص: ۱۱، ۱۲

۱۵۔ رفیق ہند، لاہور، جلد ۲، نمبر ۹، ۲۱/ فروری ۱۸۸۵ء، ص: ۱۴، ۱۵

۱۶۔ ایضاً، جلد ۲، نمبر ۲۳، ۶ جون ۱۸۸۵ء، ص ۱۷، ۱۸

۱۷۔ اخبار چودھویں صدی، راولپنڈی، جلد ۲، نمبر ۳۱، ۲۳/ اگست ۱۸۹۶ء، ص: ۱، ۲

۱۸۔ ایضاً، جلد ۳، نمبر ۳۵، ۶ جون ۱۸۸۵ء، ص: ۱۷، ۱۸

۱۹۔ اخبار سفیر ہند، امرتسر، جلد ۸، نمبر ۲۵، ۱۸/ جون ۱۸۸۱ء، ص: ۳۲۵

۲۰۔ رفیق ہند، لاہور، جلد ا، نمبر ۵۰، ۲۰/ دسمبر ۱۸۸۴ء، ص: ۱۵

۲۱۔ ایضاً، جلد۲، نمبر۲۹، ۱۸/ جولائی ۱۸۸۱ء، ص: ۱۸
۲۲۔ اخبار سفیر ہند، امرتسر، جلد۸، نمبر۲۱، ۲۱/ مئی ۱۸۸۱ء، ص: ۲۷۰
۲۳۔ اخبار چودھویں صدی، راولپنڈی، جلد۲، نمبر۲۳، ۲۳/ جون ۱۸۹۶ء، ص: ۲
۲۴۔ ایضاً، جلد۴، نمبر۲۷، یکم اگست ۱۸۹۸ء، ص: ۴
۲۵۔ ایضاً، جلد۴، نمبر۱۸، ۲۳ مئی ۱۸۹۸ء، ص: ۳
۲۶۔ ایضاً، جلد۴، نمبر۹، یکم مئی ۱۸۹۵ء، ص: ۱، ۲
۲۷۔ ایضاً، جلد۴، نمبر۱۷، ۱۵/ مئی ۱۸۹۸ء، ص: ۱
۲۸۔ ایضاً، جلد۴، نمبر۳۷، ۱۵/ اکتوبر ۱۸۹۸ء، ص: ۴
۲۹۔ رفیق ہند، لاہور، جلد۲، نمبر۳، ۱۷/ جنوری ۱۸۸۵ء، ص: ۱۱

☆......☆......☆